تاریخ کے جھروکوں سے

دینی غیرت وحمیت کا ایک نمونہ یہ بھی ہے

سورج غروب ہوئے دیر ہو چکی تھی۔ رات کی تاریکی نے دنیائے انسانیت کو اپنے سیاہ وسنسان دامن میں چھپالیا تھا۔جب میں وادی میں داخل ہوا تو پوری فضا میں سناٹا ہی سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بستی میں پہنچا تو بیواؤں بوڑھی عورتوں اور مردوں کے رونے چلانے اور آہ وبکا کی پیہم آوازیں سنائی دینے لگیں۔ میں بھی غم میں ڈوب گیا اور طبیعت نے بے اختیار ایک گھر میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ وہاں میں نے جو کچھ دیکھا وہ دل کو بے قرار اور روح کو بے چین کرنے کے لئے کافی تھا۔ایک عورت جو سراپا ماتم تھی' رو رہی تھی' رو کر کہہ رہی تھی۔اے حکم! تو ہماری بھی خبر لے تو نے ہم سے یہاں تک بے توجہی برتی کہ دشمنوں نے ہمیں بیوہ اور بچوں کو بے یار ومددگار بنادیا۔ ہماری زندگی ہمارے لئے بار ہو گئی۔ سورج کی ضیابار شعاعیں بھی ہماری غم کی دنیا میں اجالا نہیں کر پاتیں تم اپنے سے اتنے بے خبر کیوں ہو۔ ذرا ہماری دلسوز آہوں کو سنو' عزتیں لٹ گئیں' بستی کے جوان شہید کر دیئے گئے' عورتوں کو بیوہ' بچوں کو یتیم اور بوڑھوں کو بے سہارا بنا کر چھوڑ دیا گیا۔اب ہم ہیں اور رنج وغم کا ایک اتھاہ سمندر۔ عورت کا چہرہ اترا ہوا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔وہ مجھے دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی۔ میں نے اس سے پوچھا تم پر کیا مصیبت آگئی۔اس نوحہ وماتم کا سبب کیا ہے ؟ عورت نے میرے سوال کا جواب دیئے بغیر حسرت ویاس میں ڈوبی ہوئی آواز میں سوال کیا تم کون ہو ؟ میں نے کہا تمہاری طرح ایک عرب ہوں۔ عورت نے قدرے امید واطمینان کے لہجہ میں کہا خدا کا شکر ہے کہ ایک عرب عورت اپنے بھائی عرب ہی سے شکایت کر رہی ہے۔ یہ جواب دیتے ہوئے عورت گھر کے کسی گوشہ کی طرف چلی گئی۔ ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا اور دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ لے کر واپس ہوئی اور معذرت کرتے ہوئے کہا:

"اے بھائی گھر خالی ہو چکا ہے' انگریز دشمنوں نے ہم پر حملہ کیا' مال لوٹ لے گئے' مردوں کو قید کیا' جوان لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے گئے' بوڑھوں اور بچوں کو بے سہارا چھوڑ گئے۔ میں اپنے ایک کام سے سرقسطہ گئی ہوئی تھی واپس ہوئی تو گھر خالی پایا۔ سوائے بوڑھی عورتوں' بچوں اور ضعیفوں کے کوئی نہیں۔ عمر کا باقی حصہ رونے اور نوحہ کرنے میں گذار رہی ہوں۔ عورت کی بات میرے دل پر بجلی بن کر گری۔ میں نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ بہن تم رو نہیں' جلد ہی خلیفۃ المسلمین تمہاری مدد کو اپنا لشکر بھیجیں گے۔

رات کسی طرح گزری صبح ہوتے ہی میں گھوڑے پر سوار ہوا اور قرطبہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ قرطبہ پہنچتے ہی گھر گیا اور اپنے کپڑے وغیرہ ٹھیک کئے اور الٹے پاؤں خلیفۃ المسلمین حکم کی خدمت میں حاضر ہوا جو کچھ دیکھا تھا وہ حکم کو سنایا اور کہا ایک عورت تمہارا نام لے کر پناہ مانگ رہی تھی اور تم سے مدد چاہ رہی تھی۔

خلیفہ کے چہرے پر فکر کے آثار ظاہر ہوئے اور واقعہ کی تفصیل چاہتے ہوئے انہوں نے کہا:

"خدا کی قسم! میں اس کی مدد اور فریاد رسی میں کوئی کسر نہ چھوڑوں گا تا آنکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ فوج کے ذمہ داروں کو بلا بھیجا۔ سپاہیوں کو تیاری کا بگل بجادیا گا۔ خلیفہ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا کہ ہم عیش وطرب کی زندگی گزار رہے ہیں اور ملک میں ایسی بیوائیں اور بوڑھی عورتیں ہیں جن کی زندگی رنج وغم میں ڈوبی ہوئی ہے۔اس نے فوجوں کو کوچ کا حکم دے دیا۔ یہ سپاہی بھی اسلامی غیرت وحمیت کا پتلا تھے۔انہوں نے انگریزوں کی اس بیجا حرکت کا اچھا جواب دیا۔ آن کی آن میں انہیں

شکست دے کر مسلمان قیدیوں کو آزاد کرا دیا اور کھوئے ہوئے مال و متاع کو واپس لے لیا۔

ہم ذرا تامل سے کام لیں اور دیکھیں تو آج بھی ان انگریزوں نے ذہنی فکری اور ثقافتی طور پر ہمارے بے شمار مردوں، عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں کو نہ صرف ہم سے چھین لیا بلکہ ان کا کام اب بھی جاری ہے۔ لیکن کوئی حکم نہیں جو اس ہاری ہوئی جنگ کو پھر سے جیتنے کی جرأت کرے اور ان اجڑے ہوؤں کو پھر سے بسائے بلکہ وہ الٹا اسی میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی رو میں بہنے لگتا ہے، بات اب صرف انگریزوں تک نہیں۔ انہوں نے ہر جگہ اپنے وکیل پیدا کر دیئے ہیں۔ کتنے خاندان ہیں جو الحاد و دہریت کی نذر ہو چکے ہیں۔ کتنی شریف اور عصمت مآب مائیں ہیں، بہنیں، بیٹیاں اور بیویاں ہیں جو فحش لٹریچر، عریاں تصویروں اور ناولوں، گندے افسانوں اور سینما کی نذر ہوتی جا رہی ہیں۔ کتنی معصوم روحیں اس سیلاب بلاخیز کی زد میں ہیں۔ ان باطل کے داعیوں نے کتنی حرم سراؤں کے پردے الٹ دیئے۔ کتنی سادہ دل اور پاک طینت و باعصمت لڑکیوں سے حیاء و شرم کی چادریں اتار دیں۔ دلوں میں اسلامی احکام و شعائر کی نفرت بٹھا دی۔ فواحش و منکرات کو دلوں میں اتار دیا۔ جوانوں کے ذہن و فکر کو بدل دیا۔ ان کے ایمان و عقیدہ پر چھاپہ مارا، اخلاق و شرافت پر ڈاکہ ڈالا، دینی حمیت و خودداری کو حرف غلط کی طرح مٹایا، ان کے سوچنے سمجھنے کا انداز بدل دیا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اب بھی جنگ جاری ہے۔ اس لوٹ مار میں کمی تو کیا روز بروز زیادتی ہے۔ نہ جانے کتنی بھٹکی ہوئی روحیں فریاد کناں ہیں۔ کتنی کراہتی اور سسکتی ہوئی روحیں ہیں جو کسی معتصم کو آواز دے رہی ہیں۔

لیکن کون ہے جو اس کا جواب دے، باپوں کے دلوں سے اولاد کی محبت غالب ہو چکی ہے۔ ان کو بچوں کے آرام و آسائش کا پورا خیال ہے مگر ان کی تعلیم و تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ یہ تک بتانے کی زحمت نہیں کرتے کہ اسکولوں اور کالجوں میں جو کچھ ان کو دیا جا رہا ہے وہ زہر ہے یا قند، شادیوں اور ولیموں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے خرچ کئے جا سکتے ہیں لیکن اس ہاری ہوئی جنگ کو جیتنے کے لئے اگر کوئی قدم اٹھانا ہو اور کوئی رقم درکار ہو تو یہ ان کے لئے موت سے کم نہیں۔ آخر اس سوئی ہوئی قوم کی تاریک رات کب روشن ہو گی۔

اس کی اکھڑی ہوئی طنابیں کب لگیں گی۔ ان کے گرے ہوئے خیمے کب نصب کئے جائیں گے۔ اس کی کھوئی ہوئی طاقت کب واپس آئے گی۔ اس کی تہذیب و ثقافت کے مرجھائے اور کمہلائے ہوئے چمنستان میں کب بہار آئے گی اور اپنی اندرونی خانہ جنگی و اختلافات باہمی سے کب فرصت ملے گی اور اس کے ابن تیمیہؒ، غزالیؒ، شاہ ولی اللہؒ اور سید احمد شہیدؒ کب میدان میں آئیں گے۔

کل پاکستان حفاظ قرآن نونہالان اسلام کا

مقابلہ حفظ قرآن

برنامج تحفیظ قرآن کریم انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن (رابطہ عالم اسلامی) سعودی عرب

کل پاکستان نونہالان اسلام مقابلہ حفظ قرآن کا اہتمام کر رہا ہے جس میں درج ذیل شرائط کے حامل حفاظ کرام شرکت کر سکتے ہیں۔

شرائط شرکت

۱۔ بچہ / بچی حافظ قرآن ہو۔ ۲۔ عمر دس سال تک ہو۔

۳۔ مہتمم مدرسہ / اپنے استاد / سکول پرنسپل سے حفظ و عمر کی تصدیق اور تین عدد فوٹوز کے ساتھ درخواست دیں۔

۴۔ مدارس اپنے کم عمر حفاظ کے لیے مدرسہ کی طرف سے درخواست دے سکتے ہیں۔

انعامات

۱۔ کامیاب طلبہ کے لیے عمرے کے ٹکٹ اور سعودی عرب میں مقدس مقامات کی زیارت کا انتظام، نیز نقد انعامات۔

۲۔ کامیاب طلبہ کے مدرسین کے لئے بھی نقد انعامات ۳۔ قرآن پاک کے کیسٹ ۴۔ دیگر قیمتی انعامات

نوٹ: درخواست دینے کی آخری تاریخ 20 جون 2000ء

پہلے مرحلہ میں مختلف مقامات پر ذیلی مقابلے ہوں گے۔ آخری مقابلہ اسلام آ[illegible] اگست کو ہوگا۔
مقابلہ میں شرکاء کے لئے آمدورفت، قیام و طعام بذمہ ادارہ ہوگا۔

رابطہ و معلومات

مطیع الرحمٰن (نگران) برنامج تحفیظ قرآن کر[illegible] ستان
پوسٹ بکس 1850 اسلام آباد۔ پاکستان Tel :435113-4 Fax 449247

مدرسہ سلفیہ توحید آباد

مدرسہ تحفیظ القرآن السلفیہ میں مؤرخہ ۱۵ جون کو طلبہ کے درمیان تلاوت نظم، اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ جسکی صدارت مولانا محمد فاروق صاحب نے کی۔ مندرجہ ذیل طلبہ نے شرکت کی۔ **تلاوت** عابد ولی، عدنان، راشد، یاسر، محمد زاہید، محمد اشفاق، یاسر۔ **نظم**: محمد زاہید، شفیق، عابد **تقاریر:** محمد نیاز، عبدالحفیظ، محمد زبیر، خالد، زاہید، ظہیر، شمعون۔

منجانب: قاری عبدالرحمٰن عابد مدرس مدرسہ سلفیہ توحید آباد